13

QADIANI-ISRAELCONNECTIONS

قادیانی اسرائیل گٹھ جوڑ

اسلام اور پاکستان کے خلاف گھناؤنی سازشوں میں ملوث قادیانی
اور یہودیوں کے خفیہ اہداف و مقاصد پر مبنی ایک چشم کشا دستاویز

محمد متین خالد

دفاع ختم نبوت کونسل پاکستان
پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان
www.difaekhatmenabowat.com

یہودیوں اور قادیانیوں کی نظریاتی مماثلت اور اشتراک کا تجزیہ کرتے ہوئے حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا: ''قادیانیت اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہے، گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے''۔ اس تناظر میں یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ برطانوی استعمار نے برصغیر میں اس فتنے کو جسے دنیا 'قادیانیت' کے نام سے جانتی ہے، آب و دانہ اور بال و پر فراہم کیے۔ یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ بیسویں صدی میں برطانوی سامراج نے پہلی عالمگیر جنگ سے قبل اس خطے میں دجال پنجاب آنجہانی مرزا قادیانی کے گروہ کو پروان چڑھانے کے لیے تمام وسائل صرف کیے تاکہ اسلامیان برصغیر کے قلوب واذہان کی الواح سے محبت رسول ﷺ، روح جہاد اور شوق شہادت کے جذبات کو محو کیا جاسکے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مسیلمہ پنجاب اور اس کے پیروکاروں کو ہمہ جہتی تحفظ فراہم کر کے پنجاب کے طول وعرض میں پھیلا دیا گیا تاکہ وہ برطانوی جارحیت اور قبضہ کے جواز میں تنسیخ جہاد کا پرچار کریں اور قیصرہ ہند (ملکہ وکٹوریہ) کے دور کو عہد امن قرار دے کر تحریک مزاحمت اور تحریک آزادی کو بغاوت، غدر اور شورش قرار دے کر ان کی سرکوبی اور بیخ کنی کے لیے کیے جانے والے وحشیانہ اور بیہمانہ مظالم کو فکری و نظری سطح پر مثبت جواز فراہم کرسکیں اور انہیں غیر ملکی ولزلی زادوں، کلائیو زادوں اور ہڈسن زادوں کی نسل کشی کی تحریک کو ہندوستان کے اطراف واکناف میں اصلاح احوال اور قیام امن واستحکام کے اقدامات سے تعبیر کروایا جاسکے۔

پہلی عالمگیر جنگ کے دوران یہودی سرمایہ کاروں نے ترکانِ عثمانیہ کی خلافت کی بساط لپیٹنے کے لیے سلطان عبدالحمید کو 15 ملین پاؤنڈ سٹرلنگ دینے کا اعلان کیا۔ اِس دور میں یہ ایک انتہائی پرکشش آفر تھی۔ انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ برطانوی استعمار کے ساختہ پرداختہ یہودیوں نے کئی میٹرک ٹن سونا دینے کی بھی پیش کش کی۔ واضح رہے کہ اس دور میں ترکی معاشی دیوالیہ پن کا بھی شکار تھا۔ اس کی قومی و داخلی معیشت آکسیجن ٹینٹ میں نزع کی آخری ہچکیاں لے رہی تھی۔ بادی النظر میں عثمانی خلیفہ کو یہ

پیشکش قبول کر لینا چاہیے تھی تا کہ وہ اس کے ذریعے بحرانوں کے تلاطم میں گھری عثمانی خلافت کی ناؤ کو سنبھالا دے سکتا لیکن انہوں نے یہ پیش کش لانے والے یہودی مہاجن تھیوڈر ہرزل(Theodor Herzl) سے پوچھا: اس امداد کے بدلے آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں''؟ اس نے کہا: ''ہم یروشلم کے اردگرد فلسطین کے چند مربع میل علاقے کے مالکانہ حقوق چاہتے ہیں۔'' یاد رہے کہ یہودی سرمایہ کار ہرزل سے عثمانی خلیفہ کے یہ مذاکرات قصر خلافت کے پائیں باغ میں ہو رہے تھے۔ یہ سنتے ہی خلیفہ نے پائیں باغ کے سبزہ زار سے اپنے دائیں ہاتھ سے گھاس کا ایک چھوٹا سا تنکا اٹھایا اور کہا: ''ہرزل! کان کھول کر سنو! اگر معاشی امداد کے اس پیکیج میں تم ہزار گنا اضافہ بھی کر دو تو میں تمہیں ارض فلسطین کی گھاس کا ایک خشک تنکا اور خودرو جھاڑی کا ایک کانٹا بھی نہ دوں گا''۔

ان مذاکرات کی ناکامی کے بعد یہودی سرمایہ کاروں نے اپنے مغربی آقاؤں سے پخت و پز شروع کر دی اور ان کے تعاون سے قیام اسرائیل کی راہ میں پہلی رکاوٹ خلافت عثمانیہ کے خاتمے کو اپنا نصب العین بنایا۔ 1923ء میں جب خلافت عثمانیہ کا چراغ گل ہو گیا تو جہاں لندن میں یہودیوں نے جشن مسرت منایا، وہاں قادیان میں بھی گھی کے چراغ جلائے گئے۔ یہودیوں اور قادیانیوں کے اس مشترکہ اظہار مسرت نے ثابت کر دیا کہ ''اصل میں دونوں ایک ہیں''۔ اس دوران عرب ممالک میں نیشنلزم کی بارودی سرنگیں بچھا کر ان کی وحدت کا شیرازہ بکھیر دیا گیا۔ نجد و حجاز میں شورش بپا کی گئی اور بغداد سے حجاز تک ریلوے نیٹ ورک کا آغاز کرنے والے ترکوں کے خلاف منافرت کو باقاعدہ مسلح بغاوت کا روپ دیا گیا اور جزیرہ ہائے عرب کے قبائل کی مدد سے لارنس آف عریبیہ اور اس کے ساتھی عرب ہم نواؤں نے نجد و حجاز پر قبضہ کر لیا۔ مصر، شام، اردن اور عراق جو ارض فلسطین کی ہمسائیگی میں واقع تھے، وہاں بھی شامی، مصری اور میسوپوٹیمین(Mesopotamian) اور بے بی لون(Babylon) عصبیت کے شعلوں کو ہوا دی۔ قادیانیوں کے سرغنہ مرزا بشیر الدین محمود نے ملت اسلامیہ کا شیرازہ بکھیرنے پر برطانوی سامراجی حکومت کے مذموم اقدامات کی کھل کر حمایت اور تعاون کیا۔

اس پس منظر میں واضح ہو گیا کہ فتنہ قادیانیت ایک سیاسی تحریک ہے جس نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ یہ انگریز سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے جسے اس نے مسلمانوں کے دلوں سے حضور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی محبت وعقیدت ختم کرنے، جہاد کو حرام قرار دینے، اسلامی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے، مسلمانوں کی وحدت و سالمیت کو پارہ پارہ کرنے اور اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے پروان چڑھایا۔

حقوق انسانی، رواداری، تحمل اور برداشت کی آڑ میں یہ شجر خبیثہ آج تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ دین اسلام کو جتنا نقصان آستینوں کے ان سانپوں سے پہنچا، اتنا نقصان شاید کسی دوسری کفریہ طاقت سے نہیں پہنچا۔ اسلام دشمن طاقتوں کے مذموم مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اس کے ایجنٹ تبلیغ کے نام پر پوری دنیا میں سرگرم عمل ہیں۔ اسرائیل میں حیفا کے مقام پر سرگرم عمل قادیانی مشن کو قادیانی مافیا کے سربراہ کی طرف سے ہدایت ہے کہ وہ عرب ممالک پر قبضے، فلسطین کو تاراج کرنے اور صہیونی عزائم کو پورا کرنے کے لیے اسرائیل کی ہر ممکن مدد کریں۔ بابائے اسرائیل بن گوریان (David Ben-Gurion) نے پاکستان کے خلاف جس دشمنی اور نفرت کا اظہار کیا تھا، قادیانی اس کی تکمیل کے لیے اسے اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر کوشاں ہیں۔

نبوت کا جو معیار یہودیوں کے ہاں موجود ہے، وہی معیار قادیانیت نے اپنے ہاں ملحوظ رکھا ہے۔ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام سے دشمنی اور ان پر الزمات یعنی جس طرح اور جو جو الزامات یہود نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عائد کیے ہیں، وہی الزامات جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی نے ان پر لگائے۔ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو شعبدہ بازی اور جادو کا ایک سلسلہ قرار دیا۔ کسر صلیب کے نام پر اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزاتی پیدائش پر تنقید کی۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر شراب نوشی، یہودیوں کو گالیاں دینے اور فاحشہ عورتوں کے ساتھ تعلقات جیسے الزامات عائد کیے۔ مرزا قادیانی نے حضرت مریم علیہا السلام کی حیات مقدسہ پر بھی بہتان تراشی کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سنگین الزامات عائد کرنے اور ان

کے مرتبہ کو گھٹانے کی ناپاک کوششوں کے بعد اس نے اپنے آپ کو ہر لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے برتر ثابت کیا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہا السلام پر اس کے گستاخانہ اور طنزیہ حملوں کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے چند حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔

1- ''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔''

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی)

2- ''مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (نور القرآن صفحہ 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 387 از مرزا قادیانی)

3- ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 71 از مرزا قادیانی)

4- ''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''

(ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)

5- ''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا عمل نمایاں ہو گیا۔ تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔''

(چشمہ مسیحی ص 24 مندرجہ روحانی خزائن ج 20 ص 355، 356 از مرزا قادیانی)

اسلامی عقائد میں تحریف کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی نے یہودی مذہبی نظریات کا احیاء کیا۔ اس نے اپنے گروہ کو بنی اسرائیل کا نام دیا اور اپنی وحی والہامات میں بڑے فخر سے اپنے آپ کو اسرائیلی قرار دیا۔ ایک جگہ لکھتا ہے:

❑ ''کففت عن بنی اسرائیل'' ''اس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے''۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات از مرزا قادیانی ص 451، 452 طبع جدید)

❑ ''کففت عن بنی اسرائیل'' ''فرمایا، بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے''۔

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات از مرزا قادیانی ص 448، 449 طبع جدید)

اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی کا ذکر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے اور مرزا بشیر الدین محمود کے بیٹے مرزا مبارک احمد نے اپنی کتاب (Our Foreign Missions) میں کیا ہے، جو 1958ء میں ربوہ میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کے صفحہ 54 پر وہ لکھتا ہے:

❑ ''احمدیہ مشن اسرائیل میں حیفا (ماؤنٹ کرمل) کے مقام پر واقع ہے اور وہاں ہماری ایک مسجد، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بکڈپو اور ایک سکول موجود ہے۔ ہمارے مشن کی طرف سے ''البشریٰ'' کے نام سے ایک ماہانہ عربی رسالہ جاری ہے جو

تیس مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بہت سی تحریریں اس مشن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔ فلسطین کے تقسیم ہونے سے یہ مشن کافی متاثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں، ہمارا مشن ان کی ہر ممکن خدمت کر رہا ہے اور مشن کی موجودگی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ہمارے مشنری کے لوگ حیفا کے میئر سے ملے اور اُن سے گفت وشنید کی۔ میئر نے وعدہ کیا کہ احمدیہ جماعت کے لیے کبابیر میں حیفا کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت دے دیں گے۔ یہ علاقہ ہماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میئر صاحب ہماری مشنری دیکھنے کے لیے تشریف لائے۔ حیفا کے چار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اُن کا پروقار استقبال کیا گیا۔ جس میں جماعت کے سرکردہ ممبر اور سکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ اُن کی آمد کے اعزاز میں ایک جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں انہیں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میئر صاحب نے اپنے تأثرات مہمانوں کے رجسٹر میں بھی تحریر کیے"۔

(OUR FOREIGN MISSIONS by Mirza Mubarak Ahmad)

یہ کھلی حقیقت ہے کہ جلال دین قمر جو کہ ربوہ کا قادیانی مبلغ تھا، 1956ء سے اسرائیل میں کام کر رہا تھا جب چوہدری شریف کو اسرائیل سے واپس پاکستان بلایا گیا۔ اس کے علاوہ تمام قادیانی مبلغین جو 1928ء سے اسرائیل مشن میں تعینات تھے مثلاً جلال دین شمس، اللہ دتہ جالندھری، رشید احمد چغتائی، نور احمد اور چوہدری شریف، اسرائیل میں کام کرنے کے بعد ربوہ میں مقیم تھے۔ جب وہ بیرون ملک تھے تو ان کے خاندانوں کے ان سے پراسرار ذرائع سے روابط موجود تھے۔ جماعت کے مجموعی تبلیغی ڈھانچے کا ایک حصہ اسرائیل میں قادیانی مشن کی صورت میں موجود تھا۔ قادیانی خلیفہ اس جماعت کا سب سے بڑا سرخیل تھا۔ تمام مشنوں کے معاملات جن میں اسرائیلی مشن بھی شامل ہے، خلیفہ کے تحت تھے اور وہ ان کے معاملات کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ اسرائیل میں قادیانی امیر خلیفہ کی ہدایات اور احکامات کے تحت کام کرتا تھا۔

1934ء میں مرزا محمود خلیفہ قادیان نے اپنے استعماری صہیونی مقاصد کی

تکمیل کے لیے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک کی بنیاد رکھی اور جماعت سے سیاسی مقاصد کے لیے اس تحریک کے لیے بڑی رقم کا مطالبہ کیا تو بیرون ہند قادیانی جماعتوں میں سب سے زیادہ حصہ فلسطین کی جماعت نے لیا۔ اور تاریخ احمدیت کے مطابق ''فلسطین کی جماعت حیفا اور مدرسہ احمدیہ کبابیر نے قربانی اور اخلاص کا نمونہ پیش کیا، اور مرزا محمود نے اس کی تعریف کی۔'' بالآخر جب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بالفور کے 1917ء کے اعلان کے مطابق 1948ء میں بڑی ہوشیاری سے اسرائیل کا قیام عمل میں آیا، تو چن چن کر فلسطین کے اصل باشندوں کو نکال دیا گیا۔ مگر یہ اجازت صرف قادیانیوں کو نصیب ہوئی کہ وہ بلاخوف جھجک وہاں رہیں اور انہیں کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ خود مرزا بشیر الدین محمود نہایت فخریہ انداز میں اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے:

- ''عرب ممالک میں بے شک ہمیں اس قسم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی اِن (یورپی اور افریقی) ممالک میں ہے پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہوگئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطین کے عین مرکز میں اگر مسلمان رہے، تو وہ صرف احمدی ہیں''۔

(روزنامہ الفضل لاہور صفحہ 5، 30 اگست 1950ء)

اگر قادیانی جماعت بین الاقوامی صہیونیت کی آلہ کار نہ ہوتی اور عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کا کردار نہایت گھناؤنا نہ ہوتا تو کبھی بھی اسرائیل کے دروازے ان پر نہ کھل سکتے۔ قادیانی اس بارہ میں ہزار مرتبہ تبلیغ اسلام کے پردہ میں پناہ لینا چاہیں مگر یہ سوال اپنی جگہ قائم رہے گا کہ اسرائیل میں کیا یہ تبلیغ ان یہودیوں پر کی جا رہی ہے جنہوں نے صہیونیت کے خاطر اپنے بلاد اور اوطان کو خیر باد کہا اور تمام عصبیتوں کے تحت اسرائیل میں اکٹھے ہوئے یا ان بچے کچے مظلوم مسلمان عربوں پر مشق تبلیغ کی جا رہی ہے جو پہلے سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حلقہ بگوش ہیں اور صہیونیت کے مظالم سہہ رہے ہیں۔ قادیانی مشن اسرائیل میں موجود ہے تو اسرائیل کی مرضی و منشا کے بغیر اس کا وجود ممکن نہیں۔ قادیانیوں کا اسرائیل میں تبلیغ کے نام پر مشن برقرار رکھنا محض ایک ڈھونگ ہے۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کا قیام بلاشبہ یہود و ہنود کے مشترکہ مقاصد اور

عزائم کی آماجگاہ ہے۔

صدر یحییٰ کے دور حکومت میں قادیانیوں کو بے پناہ مراعات میسر رہیں۔ ایم ایم احمد قادیانی ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن اور صدر کا مشیر برائے اقتصادیات مقرر ہو گیا۔ مزید اس کی اندرونی کابینہ کے ایک اہم رکن کے طور پر کام کرتا رہا۔ ظفر اللہ قادیانی نے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ امریکہ اور صدر یحییٰ کے اہل کاروں کے درمیان رابطے کا کام جاری رکھا۔ قادیانی بیوروکریٹس نے ملک کے مستقبل کے سیاسی ڈھانچے میں اپنا خاص کردار ادا کرنے کے لیے نئی حکومت سے تعلقات استوار کر لیے۔ یہودیوں کی قائم کردہ فورڈ فاؤنڈیشن جس کا مرکز اسلام آباد میں تھا، اس کے مشیروں کے ساتھ ایم ایم احمد قادیانی کے قریبی تعلقات قائم تھے۔ ایم ایم احمد کے ڈپٹی چیئرمین ہونے کے دور میں دوسرے، تیسرے اور چوتھے پانچ سالہ منصوبے تیار کیے گئے۔ معاشی منصوبہ بندی کی میکانیت کے ذریعے اس نے استحکام پاکستان کو کھوکھلا کرنے کے امریکی اور یہودی منصوبے کے حصے کے طور پر مشرقی اور مغربی حصوں اور مختلف طبقات کے درمیان آمدنی کی عدم مساوات کی حوصلہ افزائی کی۔ مشرقی پاکستان کے سقوط پر رابطہ عالم اسلامی مکہ (سعودی عرب) نے ایک بیان میں انکشاف کیا کہ پاکستان اشتراکیوں اور صہیونیوں کی تیار کردہ سازش کا شکار ہو گیا ہے۔

''دی جیوش کرانیکل'' لندن نے یہ انکشاف کیا کہ میجر جنرل جیکب (Maj.Gen.Jacob) جو مشرقی پاکستان میں ہندوستانی افواج کا سیکنڈ ان کمانڈ تھا، وہ ایک یہودی تھا۔ وہ برطانوی صہیونی وفاق کے چیئرمین آنجہانی ڈاکٹر آئی ایس فوکس (Dr. I.S.Fox) کا قریبی رشتہ دار تھا۔ اخبار نے یہ بھی لکھا کہ ہندوستانی مسلح افواج میں بڑی تعداد میں یہودی افسر تھے جن میں زیادہ مشہور ریئر ایڈمرل بنجمن ابراہیم سیمسن (Benjamin Abrahem Samson) اور نیوی کے جج ایڈووکیٹ ایلز تھیراڈ (Elliz Thirad) تھے۔ (امپکٹ لندن 24 دسمبر تا 13 جنوری 1972ء)

اسرائیل پاکستان کی وحدت اور سالمیت کے خلاف ریشہ دوانیوں اور

سازشوں میں سرگرم عمل رہتا ہے کیونکہ وہ پاکستان کو اپنا ازلی اور ابدی حریف تصور کرتا ہے۔اس بات کی تائید اسرائیل کے بانی ڈیوڈ بن گوریان(David Ben-Gurion) کی اگست 1967ء میں سوربون(Sorbonne) یونیورسٹی پیرس میں کی گئی تقریر سے ہوتی ہے جس میں موصوف نے پاکستان کو اسرائیل کے لیے آئیڈیالوجیکل چیلنج قرار دیا۔برطانوی ہفت روزہ جریدے ''جیوش کرانیکل''(Jewish Chronicle) لندن نے جوصہیونی تنظیم کا رسالہ ہے، اپنے 9 اگست 1967ء کے شمارے میں بن گوریان (Bin Gurion) کے دیئے گئے لیکچر کا مندرجہ ذیل اقتباس نقل کرتا ہے۔

❑ ''عالمی صہیونی تحریک کو پاکستان کی طرف سے لاحق خطرات سے بے خبر نہیں ہونا چاہیے اور اب پاکستان کو اس کا پہلا نشانہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ نظریاتی ریاست ہمارے وجود کے لیے ایک خطرہ ہے اور یہ کہ پاکستان کے سب لوگ یہودیوں سے نفرت اور عربوں سے محبت کرتے ہیں۔عربوں سے یہ محبت ہمارے لیے بذات خود عربوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔اس مقصد کے لیے عالمی صہیونیت کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف فوری اقدامات کرے۔ جبکہ جزائر ہند کے لوگ ہندو ہیں جن کے دل پوری تاریخ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان، مسلمانوں کے خلاف کام کرنے کے لیے ہمارے لیے اہم ترین پڑاؤ ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہم اس مرکز سے کام لیں اور پاکستانیوں کو کچل دیں، جو یہودیوں اور صہیونیوں کے دشمن ہیں۔اس کے لیے تمام خفیہ وظاہر منصوبے اپنائے جائیں''۔

(دی فلسطین، بیروت نمبر 120، جلد XL (چالیس) جنوری 1972ء)

ایک امریکی یہودی عسکری ماہر پروفیسر ہرٹز(Hertz) لکھتا ہے:

❑ ''پاکستان کے فوجیوں کے اندر حضرت محمد ﷺ کے لیے بے پناہ محبت و عقیدت موجود ہے اور یہی وہ چیز ہے جو پاکستان اور عربوں کے درمیان تعلق کو مضبوط کرتی ہے اور حقیقت میں یہ عالمی صہیونیت کے لیے ایک سنگین خطرہ اور اسرائیل کی توسیع پسندی میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ چنانچہ یہودیوں پر یہ لازم ہے کہ وہ

حضرت محمد ﷺ سے اس محبت وعقیدت کو ہر طریقے سے ختم کر دیں''۔

(دی فلسطین، بیروت نمبر 120 جلد XL (40) جنوری 1972ء)

ڈیوڈ بن گوریان اور پروفیسر ہرٹز کے بیانات کی روشنی میں اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی کے کردار اور اسرار ورموز کا عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک منطقی بات ہے کہ اسرائیل اپنے حقیقی حریف پاکستان کی اقلیتی جماعت قادیانی مشن کو اپنے ملک میں پناہ دیے ہوئے ہے، تو لامحالہ اس کے ساتھ اسرائیل کے مخصوص مفادات وابستہ ہیں۔ کیونکہ قادیانیوں کا آبائی مرکز قادیان (بھارت) میں واقع ہے۔ جبکہ ان کا ہیڈ کوارٹر ربوہ (پاکستان) میں ہے۔ اسرائیل پاکستان کو بھارت سے رابطہ کیے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتا، چنانچہ اسرائیل کو ایسی جماعت کی ضرورت ہے جو بھارت اور اسرائیل کے درمیان رابطے کا کام دے۔ اسرائیل اور بھارت دونوں پاکستان کے دشمن ہیں۔ پاکستان کے ان مشترکہ دشمنوں میں بااعتماد رابطہ کا کام صرف قادیانی جماعت ہی بخوبی سرانجام دے سکتی ہے، کیونکہ قادیانی بھی پاکستان کے نظریاتی دشمن ہیں۔ بن گوریان کے بیان کے پس منظر میں یہ بات تعجب خیز ہو جاتی ہے کہ پاکستان سے اس شدت سے نفرت کرنے والے اسرائیل نے ایسی جماعت کو سینے سے کیوں لگائے رکھا جن کا ہیڈ کوارٹر یعنی پاکستان ہی ان کے لیے نظریاتی چیلنج ہے۔ ظاہر ہے پاکستانی فوج کی فکری اساس، رسول عربی ﷺ سے غیر معمولی محبت وعقیدت، جنگی قوت کا راز اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے لیے جو جماعت نظریہ انکار ختم نبوت اور ممانعت جہاد کی علم بردار بن کر اٹھی تھی، وہی پورے عالم اسلام اور پاکستان میں ان کی منظور نظر بن سکتی تھی، واضح رہے کہ بہت جلد جب سامراجی طاقتوں اور صہیونیوں کو مشرقی پاکستان کی شکل میں اپنے جذبات عناد نکالنے کا موقع ہاتھ آیا تو اسرائیلی وزیر خارجہ ابا ایبان (Abba Eban) نے نہ صرف اس تحریک علیحدگی کو سراہا بلکہ بروقت ضروری ہتھیار بھی فراہم کرنے کی پیشکش کی۔

اس تأثر کو سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے اس بیان سے اور زیادہ تقویت ملتی ہے جس میں انہوں نے انکشاف کیا کہ پاکستان کے عام انتخابات

1970ء میں اسرائیلی روپیہ پاکستان میں آیا اور انتخابی مہم میں اس کا استعمال ہوا۔ آخر وہ روپیہ مرزائیوں کے ذریعہ نہیں تو کس ذریعہ سے آیا اور پاکستان کے وجود کے خلاف ''تل ابیب'' میں تیار کی گئی سازش جس کا انکشاف بھٹو صاحب نے ''الاہرام'' مصر کے ایڈیٹر محمد حسین ہیکل کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا، کیسے پروان چڑھی جبکہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سوائے قادیانی مشنوں کے اور کوئی رابطہ نہیں تھا۔ بھٹو نے بذات خود ایک صحافی کے سوال کے جواب میں یہ انکشاف کیا کہ پاکستان کو ایک سازش کے تحت توڑا گیا ہے۔ سوال کرنے والے نے پوچھا کہ آیا یہودیوں نے تقسیم پاکستان میں کوئی کردار ادا کیا ہے؟ بھٹو صاحب نے کہا کہ ''کئی قوتیں مل گئی تھیں اور ایک بین الاقوامی سازش ہوئی تھی''۔ (پاکستان ٹائمز، راولپنڈی 27 جنوری 1972ء)

یاد رہے کہ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ پاکستان اکھنڈ بھارت بنے گا۔ قادیانی جماعت کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا:

- ''ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تا کہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے۔ مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع پیمانے پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اسی طرف اشارہ ہے، ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 5 اپریل 1947ء صفحہ 3)

- ''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے، لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضا مند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور پھر یہ کوشش کریں

گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

(قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کی تقریر، روزنامہ الفضل قادیان 16 مئی 1947ء صفحہ 2)

اسی طرح قادیانی خلیفہ مرزا طاہر نے لندن کے ایک اجتماع میں خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

- ''اللہ تعالیٰ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ چند دنوں میں آپ خوش خبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو گیا ہے۔''

(ہفت روزہ چٹان 16 اگست 1984ء، جلد 39، شمارہ 31)

حضرت علامہ محمد اقبالؒ کی فتنۂ قادیانیت سے بیزاری کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کے نام اپنے 21 جون 1936ء کے مکتوب میں قادیانیوں کو اسلام اور ملک دونوں کا غدار قرار دیا۔

اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور یہودیوں سے قادیانیوں کے تعلقات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ وہ اسرائیل کے لیے سیاسی اور فوجی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 1972ء تک اسرائیل میں چھ سو کی تعداد میں قادیانی موجود تھے۔ ظاہر ہے یہ تعداد اب پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہوگی۔ یہ تفصیل پولیٹیکل سائنس کے یہودی پروفیسر آئی ٹی نومانی کی کتاب (Israel A Profile) اسرائیل اے پروفائل کے صفحہ 75 پر موجود ہے۔ یہ کتاب پالمال لندن سے 1972ء میں شائع ہوئی تھی۔

قادیانی تیسرے دوست ملک سے ویزہ کے لیے اسرائیل جاتے رہے اور وہاں تمام حقوق اور استحقاق سے مستفید ہو رہے ہیں جن میں یہودی ایجنسی کے انتہائی وفادار سپاہی ہونے کی حیثیت سے وہ اسرائیل کی فوج میں بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ دیگر مذاہب اور اقلیتی نسلی گروپوں کے برعکس قادیانیوں کے حکومت اسرائیل کے ساتھ گہرے مراسم ہیں اور اس کی انہیں مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ قادیانی آرگن ''الفضل'' اس سے بھی کئی سال پہلے لکھ چکا تھا:

❑ ''اگر یہودی اس لیے بیت المقدس کی تولیت کے مستحق نہیں کہ وہ جناب مسیح اور حضرت نبی کریم ﷺ کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں اور عیسائی اس لیے غیر مستحق ہیں کہ انہوں نے خاتم النبیین کی رسالت و نبوت کا انکار کر دیا ہے تو یقیناً یقیناً غیر احمدی (مسلمان) بھی مستحق تولیت بیت المقدس نہیں کیونکہ یہ بھی اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے خدا کے اولوالعزم نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر اور مخالف ہیں۔ اور اگر کہا جائے کہ مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں تو سوال ہوگا، کن کے نزدیک؟ اگر جواب یہ ہو کہ نہ ماننے والوں کے نزدیک، تو اسی طرح یہود کے نزدیک مسیحؑ اور آنحضرت ﷺ کی اور مسیحیوں کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی نبوت و رسالت بھی ثابت نہیں۔ اگر منکرین کے فیصلہ سے ایک نبی، غیر نبی ٹھہر جاتا ہے تو کروڑوں عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ منجانب اللہ، نبی اور رسول نہ تھے۔ پس اگر ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا یہ اصول درست ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے مستحق تمام نبیوں کے ماننے والے ہی ہو سکتے ہیں تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کے سوا، خدا کے تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں''۔ (''روزنامہ الفضل'' قادیان، جلد 9، شمارہ 36، 7 نومبر 1921ء)

فلسطین کو قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر بنانے کے لیے مرزا بشیر الدین محمود 1922ء میں بہ نفس نفیس فلسطین گیا۔ وہاں برطانیہ کی جاسوسی کے محکمہ کا افسر اعلیٰ ایک یہودی کو بنایا گیا۔ اس موقع پر قادیانی جماعت کے سربراہ نے اعلان کیا کہ عنقریب یہودی اس خطے کے مالک ہو جائیں گے۔ مرزا بشیر الدین محمود کے دور میں قادیانی جماعت کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کو بے نقاب کرتے ہوئے آغا شورش کاشمیریؒ رقم طراز ہیں:

❑ ''مرزا محمود نے برطانوی مقاصد برآری کے لیے جنگ عظیم اول سے پہلے افریقہ میں مشن قائم کیے اور عرب ملکوں میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے ماتحت اپنے معتمدین بھجوائے، جو اس کے حسب ہدایت کام کرتے، چنانچہ اسلامی ملکوں میں کام کرنے کے لیے برطانیہ کے محکمہ جاسوسی کی تجویز پر قادیانیوں کا دفتر لندن میں قائم کیا گیا تا کہ براہ راست کنٹرول ہو سکے۔ اس غرض سے خواجہ کمال الدین دسمبر 1912ء کو انگلستان روانہ

ہوگئے۔ انہوں نے وہاں بات چیت کے بعد قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین کو لکھا، تو حکیم صاحب نے چودھری فتح محمد ایم۔ اے کو پہلا قادیانی مبلغ مقرر کیا اور وہ 28 جون 1913ء کو لندن روانہ ہوگیا۔ دوسرا مشن سکاٹ لینڈ یارڈ کے حسب ہدایت افریقہ کے جزیرہ مارشیش میں قائم کیا گیا۔ اس کا انچارج صوفی غلام محمد بی۔ اے کو بنایا گیا جو فروری 1915ء میں روانہ ہوگیا اور پہلی جنگ عظیم کے دوران سکاٹ لینڈ یارڈ کے حسب ہدایات خدمات انجام دیتا رہا۔ پہلی جنگ عظیم 1914۔1918ء میں عرب ریاستوں کے احوال و آثار اور اسرار و وقائع چوری کرنے کے لیے مرزا محمود نے اپنے پیروؤں کی ایک کھیپ مہیا کی۔ ہندوستانی فوج کی ہم کمپنی کے ساتھ جاسوسی کے فرائض انجام دینے کے لیے ایک یا دو قادیانی منسلک کیے گئے۔ کئی ایک معتمد ترکی بھیجے گئے، جنہوں نے مقامی ملازمت کے پردے میں سکاٹ لینڈ یارڈ کی حسب ہدایت کام کیا''۔

(تحریک ختم نبوت ص 27، از شورش کاشمیری)

عربوں کی وحدت کو نقصان پہنچانے اور فلسطین میں یہودی مملکت کے قیام کے سلسلہ میں قادیانیوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔ فلسطین کے محاذ پر قادیانی جماعت کی غیر معمولی دلچسپی تاریخی حقائق سے ثابت ہوتی ہے۔ فلسطین میں یہودی ریاست (اسرائیل) کے معرض وجود میں آنے سے پہلے اور بعد میں یہ خطہ قادیانیوں کی خصوصی دلچسپی کا مرکز بنا رہا۔ جب فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کو ان کے صدیوں پرانے وطن سے نکال کر مغربی استعمار یہودی ریاست کے قیام کے منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہے تھے، قادیانی جماعت سامراجی عزائم و مقاصد اور ان کی خواہشات کے لیے عملاً اس کی راہیں ہموار کر رہی تھی۔ خطہ فلسطین میں قادیانی جماعت کی گہری دلچسپی کا اندازہ ایک قادیانی مبلغ کی درج ذیل تحریر سے لگایا جا سکتا ہے:

❑ ''بیت المقدس کے داخلہ پر اس ملک (انگلستان) میں بہت خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ میں نے ایک یہاں کے اخبار میں اس پر ایک آرٹیکل دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ وعدے کی زمین ہے جو یہودیوں کو عطا کی گئی تھی۔ مگر نبیوں کے انکار اور بالآخر

مسیح کی عداوت نے یہود کو ہمیشہ کے واسطے وہاں کی حکومت سے محروم کر دیا اور یہودیوں کو سزا کے طور پر حکومت رومیوں کو دے دی گئی جو بت پرست قوم تھی۔ بعد میں عیسائیوں کو ملی، پھر مسلمانوں کو، جن کے پاس ایک لمبے عرصہ تک رہی۔ اب اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے وہ زمین نکلی ہے تو پھر اس کا سبب تلاش کرنا چاہیے۔ کیا مسلمانوں نے بھی کسی نبی کا انکار تو نہیں کیا؟ کیا اُن کے درمیان بھی کوئی مسیح (مرزا قادیانی) تو نہیں آیا جس کے قتل کے وہ درپے ہوئے۔ مسلمانوں کے واسطے قابل غور ہے، انگریزی زبان میں ایک مثل ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ وہی پہلے سے حالات پھر پیدا ہوتے ہیں اِس واسطے قرآن شریف میں پہلے لوگوں کے حالات اور اُن کے انجام کا بہت تذکرہ ہے۔ سلطنت برطانیہ کے انصاف اور امن اور آزادی مذہب کو ہم دیکھ چکے ہیں، آزما چکے ہیں اور آرام پا رہے ہیں۔ اس سے بہتر کوئی حکومت مسلمانوں کے لیے نہیں ہے..... بیت المقدس کے متعلق جو میرا مضمون یہاں (انگلستان) کے اخبار میں شائع ہوا ہے، اس کا ذکر میں اوپر کر چکا ہوں۔ اس کے متعلق وزیراعظم برطانیہ کی طرف سے ان کے سیکرٹری نے شکریہ کا خط لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ مسٹر لائڈ جارج (David Lloyd George) اس مضمون کی بہت قدر کرتے ہیں۔ انگریزی میں الفاظ ہیں مچ اپریسیٹیڈ (Much Appreciated)''۔

(''روزنامہ الفضل'' قادیان، جلد 5، نمبر 75 مورخہ 19 مارچ 1918ء)

اسرائیل میں قادیانی جماعت کے تبلیغی مشن کے قیام کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ قادیانی یہودیوں میں تو اسلام کی تبلیغ کر نہیں سکتے۔ کیا قادیانی جماعت کے راہنما بتا سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مشن کی معرفت اب تک کتنے اسرائیلی یہودیوں کو مسلمان بنایا ہے؟ مسلمانوں کو مسلمان بنانے کے لیے تبلیغی مشن کا قیام بھی عقل سے ماورا ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسرائیل میں قادیانیوں کا تبلیغی مشن کن مقاصد کے تحت کام کر رہا ہے؟ اور اس کے قیام کا کیا پس منظر ہے؟ دنیا جاننا چاہتی ہے کہ فلسطینی مسلمانوں کے حق میں اسرائیل کے قادیانی مشن نے کیا خدمات سرانجام دی ہیں؟ فلسطینی مسلمان

جہاد پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ یہودیوں کے خلاف جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر برسرپیکار ہیں جبکہ قادیانی جماعت کا جہاد کے عقیدہ پر قطعی ایمان ہی نہیں ہے۔ اس صورت حال میں قادیانی محکوم و مظلوم فلسطینی مسلمانوں کی کیا مدد اور خدمت کر سکتے ہیں؟

اسرائیل میں یہودیوں نے غیر ملکی مشنریوں کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا، یہاں تک کہ اسرائیل میں عیسائی مشنوں کے خلاف منظّم تحریک چلی۔ عیسائی مشنری مراکز پر حملے ہوئے، بائبل کے نسخوں کو نذر آتش کیا گیا۔ لیکن یہودیوں کی نوازش اور کرم نوازی صرف قادیانیوں کے حصے میں آئی۔ 1928ء سے لے کر اب تک مسلسل ان کا مشن اسرائیل میں موجود ہے اور اسے کسی قسم کا معمولی سا گزند بھی نہیں پہنچایا گیا۔ دنیا کے نقشے پر ابھرنے والا ملک اسرائیل نظریاتی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے۔ کسی نظریاتی مملکت میں اس کے نظریہ کے خلاف پرچار برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اسرائیل کے یہودی، فلسطین میں اسلام اور مسلمانوں کے وجود کو اپنے ہاں برداشت کرنے سے قاصر ہیں، تو وہ بھلا کیونکر اسلام کی تبلیغ کو برداشت کر سکتے ہیں؟ اسرائیل میں سرعام یا چوری چھپے اسلام کی تبلیغ کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی نہ تو مسلم ہیں اور نہ ہی اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر قادیانی حقیقی مسلمان ہوتے تو اسرائیل جیسے اسلام دشمن ملک سے ان کے تبلیغی مشن کو پنپنے کا موقع ہی نہ دیا جاتا اور نہ ہی اسرائیل حکومتی سطح پر قادیانی مشن کی سرپرستی کرتا۔ اسرائیل میں قادیانی مشن درحقیقت تبلیغ اسلام کی آڑ میں استعماری جاسوسی کا مضبوط اور محفوظ اڈہ ہے۔ جہاں سے عالم اسلام کے خلاف سازشوں کے تانے بانے بُنے جاتے ہیں۔

پاکستان کا کوئی شہری یا جماعت اسرائیل کا ویزا حاصل نہیں کر سکتی، چونکہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات مفقود ہیں، ان حالات میں قادیانیوں کی اسرائیل میں موجودگی اور ان کے مشن کا قیام کسی معمہ سے کم نہیں ہے۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا مشن درحقیقت عرب ریاستوں کی جاسوسی، فوجی رازوں کو اسرائیل تک پہنچانے اور فلسطینی مسلمانوں کو محکوم اور غلام بنانے کا بدترین صہیونی اڈہ ہے، جہاں سے عالم اسلام

اور بالخصوص عربوں کے خلاف سازشیں جنم لیتی ہیں اور پروان چڑھتی ہیں۔

اسرائیل مشن کے بارے میں قادیانیوں کا موقف رہا ہے کہ یہ مشن قادیان (بھارت) کے ماتحت ہیں۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ربوہ (پاکستان) قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے اور قادیانی جماعت کی تمام تنظیمیں اسی مرکز سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر انتظام چلتی ہیں۔ قادیانی اپنے نام نہاد اور جعلی نبی کی طرح جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اسرائیل میں نام نہاد مذہبی جماعت (قادیانی جماعت) کی موجودگی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی مذہبی نہیں بلکہ ایک خالص پولیٹیکل جماعت ہے۔ یہودی دوسرا بنیا ہے جو کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں جو مذہبی آزادی دے رکھی ہے، وہ اس کے اصول اور قواعد وضوابط کے صریحاً خلاف ہے۔ قادیانی جماعت یہودی ٹکڑوں پر پلنے والا استعماری پٹھو ہے۔ قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں 22 فروری 1985ء کے ''یروشلم پوسٹ'' کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جا سکتا ہے جس میں دو قادیانی مبلغوں کو اسرائیلی صدر (Chaim Herzog) کے ساتھ نہایت مودب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس تصویر میں اسرائیل میں سبکدوش ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف احمد امینی (درمیان) نئے سربراہ شیخ محمد حمید کاپر کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کروا رہے ہیں۔ اس موقع پر شیخ شریف نے قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل مذہبی آزادی دینے پر اسرائیلی حکومت کی تعریف کی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہود دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ایک ایسے ملک کی حکومت کے ساتھ اتنے قریبی، خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنے والا گروہ مسلمانوں کا دوست ہو ہی نہیں سکتا۔ اسرائیل پاکستان کو اپنے بنیادی دشمنوں کی صف میں شمار کرتا ہے۔ اسرائیل کے فوجی ماہرین نے اس موضوع پر بہت کام کیا ہے کہ پاکستان سے اسے کیا کیا خطرات پیش آ سکتے ہیں اور ان خطرات کو کم کرنے کے لیے اسرائیل کو کیا کرنا چاہیے؟ دنیا بھر کے یہودی ادارے پاکستان میں عدم استحکام

کے لیے کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حکومت جب کسی گروہ کی پذیرائی کرتی ہے، تو کیا اس کے عوض وہ کچھ حاصل نہیں کر رہی ہوگی؟ یہ امر شک وشبہ کی گنجائش سے بالا ہے کہ یہودی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اسرائیلی صدر شیمون پیریز (Shimon Peres) نے ستمبر 2007ء میں اسرائیل کے شہر کبابیر (Kababir) میں واقع قادیانی عبادت گاہ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر اسرائیلی صدر نے قادیانی جماعت کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بین الاقوامی طور پر ہر ممکن امداد اور تعاون کا یقین دلایا۔ اسی طرح جولائی 2017ء کو بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے اسرائیل کا دورہ کیا تو خیر سگالی کے طور پر وہاں کے قادیانیوں نے مودی سے ملاقات کی اور اسے اپنی سرگرمیوں کے متعلق آگاہ کیا۔

معروف قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا ہمیشہ اسلام اور پاکستان دشمن شخصیات سے گہرا یارانہ رہا بلکہ رازدارانہ تعلقات رہے۔ امپیریل کالج لندن سے پی ایچ ڈی یافتہ یہودی ڈاکٹر یوول نیمان (Yuval Neeman)، ڈاکٹر عبدالسلام کے قریبی دوستوں میں سے تھا۔ جس کی دعوت پر ڈاکٹر عبدالسلام اکثر اسرائیل کے دورہ پر جاتا رہا۔ ایک معروف صحافی کے سوال پر کہ جماعت احمدیہ کا اسرائیل میں تبلیغی مشن ہے، اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ڈاکٹر عبدالسلام نے اعتراف کیا تھا کہ اسرائیل کے قیام سے پہلے کے زمانہ میں ہم وہاں آباد ہیں۔ اسرائیل یہودیوں کا وطن ہے، ہم انہیں وطن بدر نہیں کر سکتے۔

معتبر ذرائع کے مطابق بھارت نے اپنے ایٹمی دھماکے اسی یہودی سائنس دان کے مشورے سے کیے جو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ یوول نیمان امریکہ میں بیٹھ کر براہ راست اسرائیل کی مفادات کی نگرانی کرتا رہا۔ اسرائیل کے لیے پہلا ایٹم بم بنانے کا اعزاز بھی اسی شخص کو حاصل ہے۔ پاکستان اس کی ہٹ لسٹ پر تھا اور اس سلسلے میں وہ بھارت کے کئی خفیہ دورے بھی کر چکا تھا۔ یہ بھی واضح رہے کہ امریکی کانگریس کی بہت بڑی لابی یوول نیمان کے لیے نوبیل پرائز کے حصول کے لیے کوشاں رہی۔ اس کی

زندگی کا پہلا اور آخری مقصد امت مسلمہ کو نقصان پہنچانا تھا اور وہ اپنے نصب العین کے حصول کے لیے ہر وقت مسلمانوں کے خلاف کسی نہ کسی سازش میں مصروف رہتا۔ دنیا کی ہر مسلم دشمن قوت کے ساتھ اس کا براہ راست رابطہ تھا۔ وہ ٹیکساس اور کیلی فورنیا کی دو بڑی یونیورسٹیوں کے اہم عہدوں پر براجمان رہا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ تل ابیب یونیورسٹی اسرائیل کے شعبہ فزکس کا سربراہ بھی رہا۔ اس سے پہلے یہ شخص اسرائیل کا وزیر تعلیم و سائنس وٹیکنالوجی بھی رہا۔ پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام پر اس کی خاص نظر تھی اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان ان کی آنکھ میں کانٹا بن کر کھٹکتا تھا۔ ڈاکٹر عبدالسلام پاکستان کو ایٹمی طاقت بننا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس مقصد کے لیے وہ آخر دم تک پاکستان دشمن ممالک کے آلہ کار کے طور پر کام کرتا رہا۔ اسی لیے وہ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خاں سے ایٹم بم کے حوالہ سے شدید نفرت کرتا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے 1964ء میں اٹلی کے شہر ''تریستے'' (Trieste) میں آئی سی ٹی پی کے نام سے ''انٹرنیشنل سنٹر فار تھیورٹیکل فزکس'' (بین الاقوامی انسٹیٹیوٹ برائے نظریاتی طبیعات) قائم کیا جس کا وہ پہلا سربراہ اور ڈائریکٹر مقرر ہوا۔ ڈپٹی ڈائریکٹر اٹلی کا پروفیسر پاؤلی بودینی مقرر ہوا۔ اس ادارے کے تمام تر اخراجات حکومت اٹلی برداشت کرتی ہے جس نے مرکز کی عمارت کی تعمیر میں بھی مالی امداد کی جو کئی ملین ڈالر ہے۔ اس کے علاوہ بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی اور یونیسکو میں سے ہر ایک نے ہزاروں ڈالر دیئے ہیں۔ بقیہ رقم کا انتظام کرنے والوں میں دو یہودی ادارے سویڈیش بین الاقوامی ترقیاتی اتھارٹی اور فورڈ فاؤنڈیشن اہم ہیں۔ اس سنٹر میں ایک لمبی راہداری جو پروفیسر سلام کے دوسری منزل پر واقع کمرے تک لے جاتی ہے، مرکز کے روحانی سرپرستوں آئن سٹائن، نیلسن بور، اوپن ہائمر، ورنر ہائزن برگ، وولٹ گینگ پالی اور لوئی دی بروگلر وغیرہ کی تصاویر سے آراستہ ہے اور ان سب کے درمیان قادیانی جماعت کے سربراہ آنجہانی مرزا قادیانی کی قد آور تصویر آویزاں ہے جو ڈاکٹر عبدالسلام نے خصوصی طور پر بنوائی۔

معروف صحافی جناب زاہد ملک اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''ڈاکٹر عبدالقدیر اور

اسلامی بم'' کے صفحہ 21 پر ڈاکٹر عبدالسلام کی پاکستان دشمنی کے بارے میں حیرت انگیز انکشاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

❑ ''معزز قارئین کو اس انتہائی افسوس ناک بلکہ شرمناک حقیقت سے باخبر کرنے کے لیے کہ اعلیٰ عہدوں پر متمکن بعض پاکستانی کس طرح غیر ممالک کے اشارے پر کھوٹہ بلکہ پاکستان کے مفاد کے خلاف کام کر رہے ہیں، میں صرف ایک اور واقعہ کا ذکر کروں گا اور اس واقعہ کے علاوہ مزید ایسے واقعات کا ذکر نہیں کروں گا۔ اس لیے کہ ایسا کرنے میں کئی ایک قباحتیں ہیں لیکن میں نے ان سنسنی خیز واقعات کو تاریخ وار درج کر کے اس انتہائی اہم قومی دستاویز کی دو نقلیں پاکستان کے باہر دو مختلف شخصیات کے پاس بطور امانت درج کرا دی ہیں اور اس کی اشاعت کب اور کیسے ہو، کے متعلق بھی ضروری ہدایات دے دی ہیں۔'' یہ واقعہ نیاز اے نائیک سیکرٹری وزارت خارجہ نے مجھے ڈاکٹر عبدالقدیر کا ذاتی دوست سمجھتے ہوئے سنایا تھا۔ انہوں نے بتلایا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خاں نے انہیں یہ واقعہ ان الفاظ میں سنایا: ''اپنے ایک امریکی دورے کے دوران سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ میں، میں بعض اعلیٰ امریکی افسران سے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کر رہا تھا کہ دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالے سے اپنی پیش رفت فوراً بند نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لیے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک سینئر یہودی افسر نے کہا: ''نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لیے بھی تیار رہنا چاہیے۔ جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا، کہا کہ آپ ہمارے دعویٰ کو نہیں جھٹلا سکتے۔ ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدرے غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے

کمرے میں۔ میں آپ کو بتاؤں آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا۔ دوسرے امریکی افسر بھی اُٹھ بیٹھے۔ میں بھی اٹھ بیٹھا۔ ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر، ہمیں دوسرے کمرے میں کیوں لے کر جا رہا ہے اور وہاں جا کر یہ کیا کرنے والا ہے۔ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا۔ ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کمرے کے آخر میں جا کر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف ایک سٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا: ''یہ ہے آپ کا اسلامی بم۔ اب بولو تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی سے انکار کرتے ہو؟'' میں نے کہا: میں فنی اور تیکنیکی امور سے نابلد ہوں۔ میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے۔ لیکن اگر آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا، میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ لوگ تردید نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں۔ آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر کی طرف نکل گیا اور ہم بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے۔ میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ جب ہم کاریڈور سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ایک دوسرے کمرے سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے، جس میں بقول سی آئی اے کے، اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اچھا تو یہ بات ہے''۔

قادیانیوں نے اسرائیل کی تعمیر و تشکیل میں جو حصہ لیا، یہ تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ قادیانی تحریک عین اس زمانہ میں شروع ہوئی، جب صہیونی تحریک کا آغاز ہوا۔ صہیونی تحریک انیسویں صدی کے اوائل میں جاری تھی۔ 1870ء میں اس نے برگ و بار پیدا کیے اور 1895ء میں ایک یہودی صحافی تھیوڈر ہرزل نے علیحدہ یہودی

سٹیٹ کا خاکہ پیش کیا۔ ہرزل نے بیسل (سوئٹزر لینڈ) میں یہودیوں کی ایک عالمی کانفرنس بلائی اور یہودی سٹیٹ کے لیے باقاعدہ پروگرام مرتب کیا۔

یہودیوں نے سامراجی طاقتوں سے گٹھ جوڑ کر کے دنیا کے ان تمام ممالک میں صہیونی تحریک کی داغ بیل ڈالی، جو برطانوی نو آبادیات تھیں۔ ہندوستان میں اس تحریک نے قادیانیت کے روپ میں جلوہ نمائی کی۔ مصر کے مشہور علمائے کرام جناب عباس محمود العقاد، الشیخ محمد ابوزہرہ، الشیخ محبّ الدین الخطیب اور الشیخ محمد المدنی نے قادیانیت کے اسلام دشمن بین الاقوامی کردار پر طویل تحقیق کے بعد پردہ اٹھایا ہے۔ قادیانیوں کی سامراج نوازی، جاسوسی اور استعمار پسندی کے سیاہ کارناموں نے اس تحریک کے حقیقی خدوخال کی وضاحت کر دی ہے۔ قادیانیت کے دو بڑے بڑے رخ ہیں۔ ایک سیاسی اور دوسرا دینی۔ سیاسی طرح پر قادیانیت استعمار کی ایک ذیلی تنظیم ہے اور دینی طور پر یہ جدید یہودیت ہے۔

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ہندوستان میں برطانوی صہیونیت پسندوں کی تحریک اینگلو اسرائیلزم کو کامیاب بنانے میں مدد دی۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے اسلامی نظریے کی جگہ مثیل مسیح اور ایک ایسے موعود مسیح کا تصور پیش کیا، جو یہودیت کا خاصہ رہا ہے۔ تاریخ میں ہمیں ایسے بہت سے یہودی کاہن ملتے ہیں جنہوں نے مسیح کا روپ دھار کر اسلام کے خلاف تحریکیں چلائیں اور مسلمانوں کی سلطنتوں کو پارہ پارہ کرنے میں حصہ لیا۔ اینگلو اسرائیلزم صہیونیوں کی ایک ایسی ہی عالمی تحریک تھی۔ اینگلو اسرائیلیوں نے یہودی قوم پرستی کی تحریک کو مسیح موعود کا روپ دھار کر آگے بڑھایا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ اسرائیل کے دس قبائل 721 ق م میں اور دیگر قبائل 586 ق م میں جلاوطن ہوئے اور دنیا کی بیشتر اقوام ان کی نسل سے ہیں۔

(انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس زیر لفظ اینگلو اسرائیلزم)

یہودی مصنفوں نے بنی اسرائیلی نظریے کی بڑھ چڑھ کر تشہیر کی اور یہود کی جلاوطنی اور مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ کر اسرائیل کے قیام کے پروگرام کو تقویت پہنچائی۔ ہندوستان میں اسی سیاسی پروپیگنڈے کو مرزا قادیانی نے ہوا دی۔ اس نے بڑی فنکاری

سے قبر مسیح کا مفروضہ گھڑا۔ اس سے اس نے دوہرا کام لیا۔ ایک تو اسے اپنے دعویٰ مسیح موعود کے لیے خام مواد کے طور پر استعمال کیا، دوسرے صہیونی پروپیگنڈے کو ہوا دی۔ قادیانیوں نے قبر مسیح کے ثبوت کے لیے اس پہلو کو خوب اجاگر کیا۔ اس پر مستقبل کتابیں تصنیف کی گئیں اور عالمی سطح پر اس کی تشہیر کرائی گئی۔ مرزا قادیانی نے اپنے تمام عرصہ ماموریت میں کبھی بھی یہودیت کے خلاف اس طرح محاذ قائم نہیں کیا، جس طرح بزعم خود، کسر صلیب کرتا رہا۔ قادیانیوں کی پالیسی کا اصل رخ یہ تھا کہ اسلام کی حقیقی مخالف قوت عیسائیت کو قرار دیا جائے اور مسلمان اپنی تمام تر توجہ اسی طرف مبذول رکھیں اور یہودیت اور اسلام دشمن تحریک صہیونیت کی طرف توجہ مبذول نہ کریں۔ دوسری بات یہ تھی کہ مرزا قادیانی نے عیسائیت کو خوب جھاڑا لیکن انگریز کے خلاف ایک لفظ تک نہ کہا۔ ایک گھٹیا درجہ کے انگریز کی مرزا قادیانی کی نظر میں بڑی عزت تھی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اس نے جو زبان اختیار کی ہے، وہ سب پر عیاں ہے۔ (دیکھیے ''انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحات 289، 290، 291'' (ضمیمہ) از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد حکیم نور الدین نے مرزا قادیانی کی پالیسی کو آگے بڑھایا اور برطانوی سامراج کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ ان کے بعد قادیانی خلافت کی باگ ڈور مرزا بشیر الدین محمود نے سنبھال لی۔ اس کے سازشی دور میں اسرائیل کے قیام میں بڑی خدمت انجام دی گئی۔ اس نے بین الاقوامی سطح پر سامراج کی بے پناہ اعانت کی۔ تخت خلافت سنبھالنے کے بعد اس نے اسلامی ممالک کے لیے ایک عربی ٹریکٹ تصنیف کیا (دیکھیے ''تاریخ احمدیت'' جلد پنجم، از دوست محمد شاہد) جس میں مرزا قادیانی کے الہام ''رومی سلطنت بیرونی دشمنوں سے مغلوب ہو جائے گی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر غلبہ پائے گی'' کی تشریح میں ترکی سلطنت کی تباہی اور برطانوی سامراج کی کامیابی کا وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب یہودیوں نے سامراجی طاقتوں سے مکمل گٹھ جوڑ کر لیا تھا۔ سامراج، نہر سویز پر اس کی اقتصادی اہمیت کے پیش نظر قبضہ کرنے پر تلا ہوا تھا۔ دوسرے تیل کی بہتات والے علاقوں پر قبضہ سے سامراج کو معاشی فائدے حاصل

ہوتے تھے۔ سامراج کا مقصد اسرائیل کو ایک فوجی اڈے کے طور پر استعمال کرنا تھا اور اس کے لیے ضروری تھا کہ ترکی سلطنت کا شیرازہ بکھیرا جائے۔ اس سامراجی منصوبے کی تکمیل میں قادیانیوں نے صہیونی یہود کا بھرپور ساتھ دیا۔ بالفور ڈیکلریشن کے بعد قادیانیوں نے صہیونیوں کی زبردست مدد کی۔ صہیونی یہودیوں کے ساتھ قادیانیوں کے انہی تعلقات کی بنا پر جن کے استوار کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً کوششیں کی جاتی رہیں، ان کو اسرائیل میں پھلنے پھولنے کے مواقع مہیا کیے گئے ہیں۔ اسرائیل میں قادیانیوں کی عبادت گاہ، پریس، تعلیمی ادارے ہیں اور ایک رسالہ ''البشریٰ'' نکالا جاتا ہے۔ اسرائیل کا قادیانی مشن صہیونی تخریب کاروں سے تربیت حاصل کر کے عرب ممالک کی سالمیت کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ یہ وہی مشن ہے جس کا بیڑا مرزا قادیانی نے اٹھایا تھا۔ اس نے کھل کر عرب ممالک کے خلاف سازشوں کے جال پھیلائے۔ اب وہی مقاصد در پردہ حاصل کیے جا رہے ہیں۔ یہودیوں کے مستقبل کے عزائم اور قادیانی سازشوں پر نظر ڈالی جائے تو ایک افسوسناک تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔ پاکستان کے معروف مذہبی و سیاسی راہنما مولانا شاہ احمد نورانیؒ کا بیان آن ریکارڈ ہے: ''مرزائیت، یہودیت کی گود میں پروان چڑھ رہی ہے اور پاکستان میں تل ابیب کا ایجنٹ ربوہ ہے، اس کی معرفت جو چاہتے ہیں، کرواتے ہیں..... مذہب کا تو ان لوگوں نے لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑی خطرناک سیاسی تحریک ہے اور صہیونیت کی ایک ذیلی تنظیم ہے جو مسلمانوں کے اندر رہ کر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سامان پیدا کر رہی ہے''۔

مکہ معظّمہ کے روزنامہ 'الندوۃ' نے مسئلہ قادیانیت پر سعودی عرب اور ممالک اسلامیہ کے ممتاز و مقتدر علماء کا ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں اس خیال کا اظہار کیا گیا کہ قادیانیت اور یہودیت کے درمیان خفیہ رابطے موجود ہیں۔ انہی رابطوں کی بنیاد پر اسرائیل میں قادیانیوں کا ایک بہت بڑا مرکز کام کر رہا ہے۔ یہ مشترکہ بیان روزنامہ 'الندوۃ' کی 16 جون 1973ء کی اشاعت میں شائع ہوا اور مشترکہ بیان دینے والوں میں نائجیریا کے علماءِ دین الشیخ السید امین کتبنی، الشیخ حسن المشاط، الشیخ محمد نور سیف، الشیخ

حسنین المخلوف، مفتی مصر السابق، الشیخ ابو بکر جرمی اور سعودی عرب کے علماء میں الشیخ محمد علوی المالکی، الشیخ اسماعیل زین، الشیخ محمود ندیم الطرازی اور الشیخ عبد اللہ بن سعد وغیرہ شامل تھے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ اسلام اور وحدت اسلامیہ کے خلاف قادیانیت برسر پیکار ہے۔ چونکہ مسلمان استعماری طاقت کی راہ میں ہمیشہ رکاوٹ رہے ہیں۔ اس لیے انگریزی استعمار نے قادیانیت کو پیدا کیا تا کہ اس کے ذریعہ مسلمانوں میں اختلاف و افتراق پیدا کیا جائے اور مسلمانوں کا جذبہ جہاد کمزور کیا جائے۔ آج قادیانیت اور یہودیت وصہیونیت کے درمیان خفیہ اور گہرے مضبوط رابطے موجود ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے اسلامی قوت کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ اس غرض کے لیے مختلف عرب ممالک میں بھی قادیانیت کے مراکز کام کر رہے ہیں اور اسرائیل کے زیر قبضہ مصری، شامی اور اردنی علاقوں میں بھی قادیانیت کے مرکز قائم ہیں اور قادیانی اپنے اغراض و مقاصد کے لیے کروڑوں روپے صرف کر رہے ہیں۔

برطانیہ کے اقتدار حکومت میں قادیانیوں کے اثر ورسوخ کا یہ عالم ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی پارٹی کے ایک قادیانی وزیر لارڈ طارق محمود جو فارن آفس کا وزیر اور ہاؤس آف لارڈز (ایوانِ بالا) کا ممبر بھی ہے، کو دنیا بھر میں 'مذہب اور عقیدے کی آزادی کو فروغ دینے کے لیے اپنا خصوصی ایلچی' (Prime Minister's Special Envoy on Freedom of Religion and Belief) مقرر کیا ہے۔ لارڈ طارق نے عہدہ سنبھالتے ہی اپنا پہلا دورہ اسرائیل سے شروع کیا۔ دورے سے قبل برطانوی ہاؤس آف لارڈز میں تقریر کرتے ہوئے اس نے فلسطینیوں پر واضح کیا کہ: ''جو لوگ اسرائیل کی ریاست کو تسلیم نہیں کرتے، انھیں امن مذاکرات کا حصہ نہیں بنایا جاسکتا''۔ لارڈ طارق نے اسرائیل میں حیفا شہر کا خصوصی دورہ کیا اور وہاں اپنی جماعت کے ہیڈ کوارٹر بھی گیا۔ اس نے وہاں رہائش پذیر پاکستانی قادیانیوں سے ملاقات کی اور تسلیم کیا کہ اسرائیل میں مقیم قادیانی دوسری کمیونٹیز کے ساتھ وہاں خوشی سے رہ رہے ہیں۔

17 نومبر 2023ء کو بین الاقوامی فوجداری عدالت کے چیف پراسیکیوٹر اور

قادیانی جماعت کے روح رواں کریم اسد احمد خان قادیانی نے باقاعدہ اسرائیلیوں کی دعوت پر وہاں کاایک خفیہ دورہ کیا اور یہودی ہلاکتوں پر ان سے تعزیت کی..... جبکہ دوسری طرف غزہ کے معصوم نہتے شہریوں کے پاس جانا گوارہ نہ کیا۔ واضح ہے کہ کریم خان کے نزدیک اسرائیلی جارحیت، سفاکیت نہیں بلکہ فلسطینی مسلمانوں کی مزاحمت سفاکیت ہے۔ یاد رہے کہ کریم خان، قادیانی جماعت کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر کا داماد ہے۔ ہم یہاں قادیانی خلیفہ مرزا مسرور سے سوال کرنا چاہیں گے کہ کیا آپ اپنے قادیانی عہدے داران جو اسرائیل کے لیے کام کررہے ہیں، کومکمل سپورٹ کر رہے ہیں؟ آپ کی خاموشی بتاتی ہے کہ آپ کا حکم اور خوشنودی اس میں مکمل شامل ہے کیونکہ قادیانی رکن اتنے بڑے بڑے بیانات پر فیصلہ از خود نہیں کرسکتا۔ قادیانی عہدے دار اس معاملہ سے پہلے بھی کئی بار خفیہ اور اعلانیہ طور پر اسرائیلی حکام سے ملاقاتیں کرتے رہے ہیں۔ قادیانی نظام میں کوئی بھی فیصلہ یا بیان خلیفہ کی اجازت کے بغیر جاری نہیں کیا جاتا، خاص طور پر جب معاملہ حساس ہو۔ جماعتی موقف ہر اس قادیانی کے موقف پر مبنی ہوتا ہے جس کی اسے اجازت دی جاتی ہے۔ اسرائیل میں قادیانیوں سے جو کام لیے جارہے ہیں اور جو خدمات وہ انجام دیں گے، کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ یہ ایک دردناک اور دردرساں لطیفہ نہیں تو اور کیا ہے؟ سچ تو یہی ہے کہ اگر دوست کا دشمن دوست نہیں تو دشمن کا دوست کس طرح دوست ہوسکتا ہے؟

یہاں اس بات کا تذکرہ بھی بہت اہم ہے کہ شیزان کمپنی کا مالک معروف متعصب اور جنونی قادیانی شاہنواز تھا جس نے اپنی کمپنی کا نام ''شیزان'' اپنے ذاتی نام شاہنواز چوہدری کے حروف سے نکال کر بنایا تھا۔ 1990ء میں جب شیزان کمپنی کا مالک چوہدری شاہ نواز مرا تو قادیانی اخبار ''روزنامہ الفضل'' نے اس کی موت پر جو تعریفی کلمات کہے، وہ ہر قادیانی نواز کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہیں۔ شیزان کی مصنوعات استعمال کرنے والوں کے لیے یہ ڈوب مرنے کا مقام ہے جب قادیانی مسلمانوں پر پھبتی کستے ہوئے کہتے ہیں کہ اس قرآن (تذکرہ، مجموعہ وحی الہامات مرزا

قادیانی) کی اشاعت کے رقم مسلمانوں کی جیب سے آئی ہے جو بڑے شوق سے ہماری مصنوعات استعمال کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے قرآن علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مسلمانوں کا قرآن وہ ہے جو حضور خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا۔ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ اس میں آج تک معمولی زیر زبر کی بھی تبدیلی نہیں ہوسکی جبکہ قادیانیوں کا قرآن ''تذکرہ'' ہے جو جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے خود ساختہ الہامات اور وحیوں پر مبنی ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ مسلمانوں کے قرآن کا ایک حصہ اس پر دوبارہ نازل ہوا۔ قادیانی کمپنی کے مالک شاہنواز نے جو قرآن روسی یا جاپانی زبان میں شائع کروا کر تقسیم کیا، وہ قادیانیوں کا قرآن ''تذکرہ'' ہے۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی پر اترنے والی نام نہاد وحیاں اور الہام قرآن مجید کا درجہ رکھتے ہیں، لہٰذا ان وحیوں اور الہامات کی تلاوت ہر قادیانی پر فرض ہے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر ایم اے ''تذکرہ کے بارے میں جماعت (احمدیہ) کو پیغام'' کے عنوان سے اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے:

❑ ''آپ کو علم ہوگا کہ جہاں امیر المومنین (مرزا بشیر الدین محمود) نے تین سال گزرے جلسہ سالانہ پر احباب جماعت کو ان کے تزکیہ نفس کے لیے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات کے مجموعہ (تذکرہ) کی بالالتزام تلاوت کرنے کی تاکید فرمائی تھی اور اس سے جو فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں، ان کا ذکر فرمایا تھا۔'' (مضامین بشیر صفحہ 214 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

حیران کن بات یہ ہے کہ اسرائیل میں مسلمانوں کی کسی کمپنی کو کاروبار کی اجازت نہیں جبکہ حیفا میں شیزان انٹرنیشنل کا سب سے بڑا پلانٹ ہے۔ اس طرح انہیں نہ صرف مشرقِ وسطیٰ میں کاروبار کرنے کی کھلی اجازت ہے بلکہ اپنی مصنوعات کی تشہیر کی بھی مکمل آزادی ہے۔ یہ بات مسلمانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں 7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے (مسلمانوں اور قادیانیوں کا تفصیلی موقف سننے کے بعد)

قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بنا پر متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانی آئین پاکستان کی اس شق کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں بلکہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور باقی لوگ (اہل اسلام) غیر مسلم ہیں کیونکہ وہ ایک نئے نبی (مرزا قادیانی) کی نبوت کے منکر ہیں۔ دراصل ان کا یہ دعویٰ ہی فساد کا باعث بنتا اور فتنے کے دروازے کھولتا ہے۔ جو شخص پاکستان کے آئین کو تسلیم نہیں کرتا، اس کے تحت متعین کی گئی اپنی حیثیت کو نہیں مانتا، اصولی طور پر وہ آئین کے اندر دیے گئے اپنے حقوق کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے آغا شورش کاشمیریؒ نے کہا تھا: ''قادیان، مرزائیت کی جائے پیدائش، ربوہ اعصابی مرکز، تل ابیب تربیتی مرکز، لندن پناہ گاہ، ماسکو استاد اور واشنگٹن اس کا بینک ہے''۔

اپریل 1973ء میں سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے یہ راز افشا کیا کہ اسرائیل نے پاکستان توڑنے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کے لیے آغا شورش کاشمیریؒ نے بھٹو صاحب کو کھلا خط لکھا جس میں قادیانی اسرائیلی اتحاد اجاگر کرنے کے لیے مندرجہ ذیل نکات پر روشنی ڈالی گئی:۔

(1) قادیانی پاکستان میں بالکل وہی کردار ادا کر رہے ہیں جو یہودی، امریکہ اور برطانیہ میں کر رہے ہیں۔

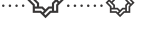
(2) قادیانی، اسرائیلی تعلقات کی نوعیت جاننے کے لیے ان خطوط پر تحقیقات ہونی چاہئیں۔ کیسے اور کس طرح سے اسرائیل نے پاکستانی سیاست میں مداخلت کی؟ اسرائیل کے آلہ کار کون تھے اور ان کے مذموم منصوبوں کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے کون سی سیاسی جماعت استعمال ہوئی؟

(3) پاکستانی انٹیلی جنس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اسرائیل کے لیے کام کرنے والے قادیانی مشن کی کارروائیوں کی تفصیلات مہیا کرے جو مذہبی مرکز کے لبادے میں ایک سیاسی شعبہ کے طور پر کام کر رہا ہے۔ یہ کس مقصد کے لیے کام کر رہا ہے؟ قادیانی کن کو تبلیغ کرتے ہیں؟ اسرائیل، عیسائی مبلغین کو اپنے

عقائد کی تبلیغ کی اجازت نہیں دیتا، اس نے قادیانیوں کو کھلے عام اپنے عقائد کی تبلیغ کی اجازت کیوں دے رکھی ہے؟ کتنے یہودیوں نے قادیانیت قبول کی ہے؟ کیا یہ واضح نہیں ہے کہ قادیانی سامراجی قوتوں کے آلہ کار ہیں اور عالم اسلام کے استحکام کے درپے ہیں۔

حقیقت میں قادیانی امت ایک مستبد اور ظالم اقتدار کے سائے میں پروان چڑھی ہے۔ سامراج نے اسے جنم دیا اور قادیانی نواز بیوروکریسی نے اسے تحفظ دے کر نشوونما کے مراحل طے کرائے، اب بھی اسی کے سہارے قائم ہے اور اپنے اقتدار کے حصول کے لیے درپردہ سازشوں کا جال بچھائے ہوئے ہے۔ اس کے اثر ونفوذ اور اس کی قوت وطاقت کا اصل منبع اندرون ملک بیوروکریسی اور بیرون ملک برطانوی سامراج ہے۔ جب تک اس کے یہ دو سہارے قائم ہیں، اس وقت تک اس کا وجود بھی قائم ہے اور جب اس کے یہ سہارے ختم ہو جائیں گے، اسی لمحے یہ فتنہ بھی اپنی موت آپ مرجائے گا۔

اے محبان پاکستان! یہ پیارا ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اس کے حصول کے لیے بے شمار جانی و مالی قربانیاں دی گئیں۔ قادیانی اپنے خلیفہ کے حکم پر پاکستان کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہیں۔ لہٰذا اس کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہر محبّ وطن کا اوّلین فریضہ ہے۔ قادیانیوں کی اسلام اور پاکستان مخالف سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنا وقت کی ضرورت ہے۔ اس میں ذرا سی غفلت یا لاپروائی بہت بڑے نقصان کا باعث ہوسکتی ہے۔ پاکستان کے دشمن قادیانیوں کو پہچاننا، ان کے عزائم کو ناکام بنانا، ان کی زہریلی سازشوں اور تخریبی کارروائیوں پر کڑی نظر رکھنا ہر محبّ وطن پاکستانی کی ذمہ داری ہے۔ کیا آپ اس اہم ذمہ داری کے لیے تیار ہیں؟؟؟



شیزان Shezan کا بائیکاٹ کیجیے!

شیزان گستاخان رسول ﷺ قادیانیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر چناب نگر (ربوہ) جاتا ہے۔مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 25 فیصد فنڈ قادیانیوں کو جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔قادیانیوں کا کفر دیگر کافروں (ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ) کے کفر سے جدا ہے۔قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔لہٰذا ان سے کسی بھی قسم کا کاروبار اور لین دین کرنا حرام ہے۔شیزان کی تمام تر مصنوعات اور اس کے دیگر اداروں کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔علاوہ ازیں اگر آپ کی نظر میں کوئی دوسری قادیانی کمپنی یا آپ کے شہر میں کسی قادیانی کی دکان ہے تو اس کا بھی بائیکاٹ کیجیے۔

توجہ فرمائیں! مسلمانوں کے بائیکاٹ کے بعد اب شیزان نے پران (Pran) اور مشموم (Mashmoom) کے نام سے اپنا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔یاد رہے کہ یہ ایک ہی کمپنی کے مختلف نام ہیں جو مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے لانچ کی گئی ہیں۔ان کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کی دینی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔

دفاعِ ختمِ نبوّت کونسل پاکستان خط و کتابت کورس

پی۔او۔باکس نمبر 81۔جی پی او۔دی مال۔لاہور پاکستان

زیرِ سرپرستی
◉ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (قائم مقام چیف جسٹس، لاہور ہائی کورٹ)
◉ ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) (ر) سابق کمشنر سیکرٹری)

0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878 0333-4432090

www.difaekhatmenabowat.com